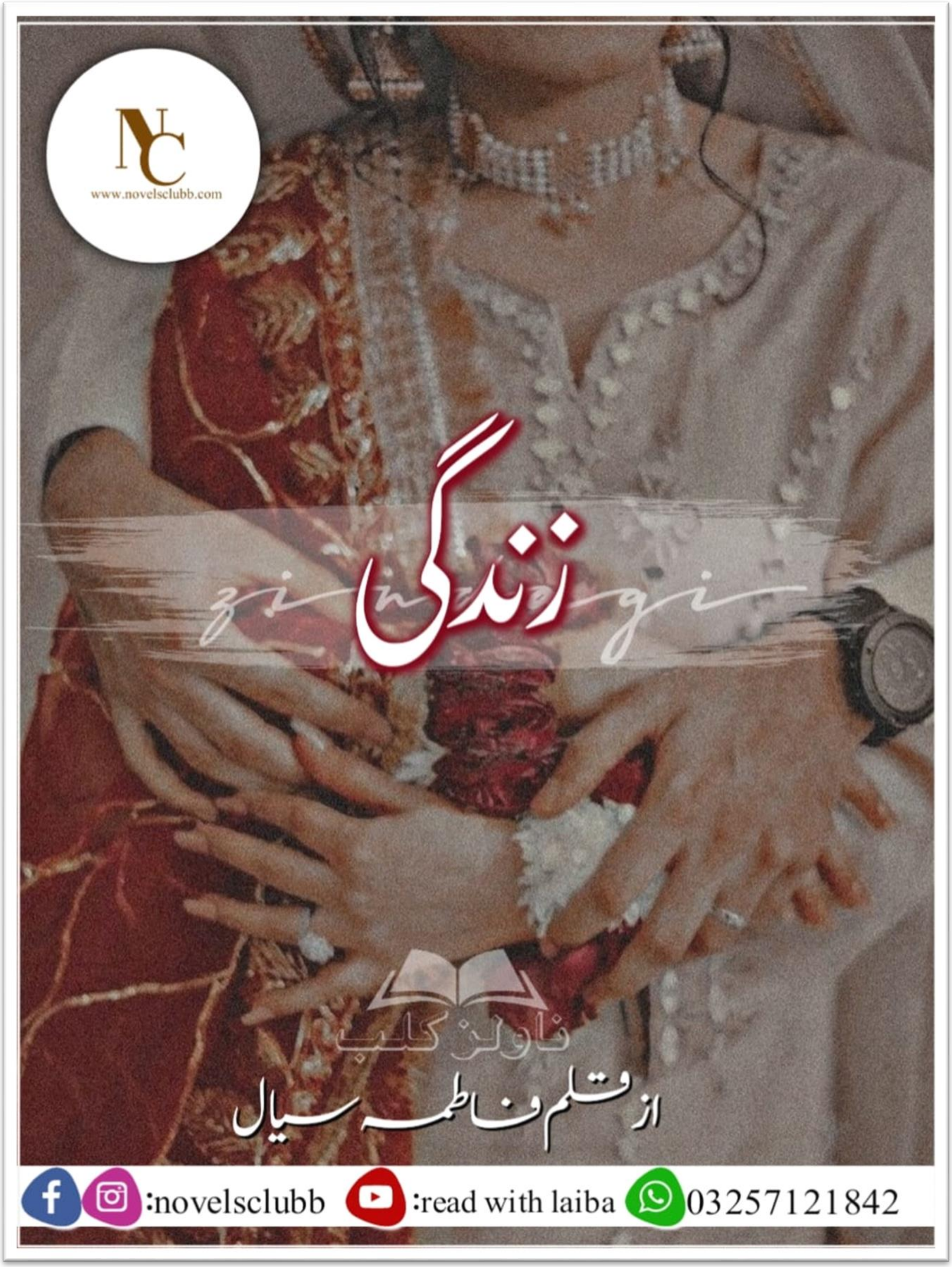
NC
www.novelsclubb.com
زندگی
zindagi
ناولز کلب
از قلم فاطمہ سیال
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

زندگی

از قلم

فاطمہ سیال

www.novelsclubb.com

Novel: Zindagi

Writer: Fatima Sial

Episode: 11

اس نے سیٹی ہاسپٹل کے آگے بائیک روکی۔اس نے بلیک جیکٹ اور بلیک جینز پہن رکھی تھی۔ ہیلمٹ سر سے اتارا تو سیاہ بال ہوا سے لہرانے لگے۔اس کی سیاہ آنکھوں نے پوری عمارت کو سکین کیا۔

وہ اندر گیا تو ریسیپشن کے پاس ایک لڑکی کھڑی تھی جس کا رخ دوسری جانب تھا۔وہ کوئی ڈاکٹر تھی کیونکہ اس نے وائٹ کوٹ پہنا تھا۔

" Excuse me" مراد نے اسے مخاطب کیا۔

جس پر وہ پلٹی۔

جی فرمائے"اس نے پوچھا۔ "

www.novelsclubb.com

لیکن کیپٹن مراد ابر ہیم اسے نہیں سن رہا تھا۔ مراد ابر ہیم کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آر ہا تھا۔ کسی کی شکل اتنی کیسے مل سکتی ہے۔ وہ الٹے قدموں پیچھے ہوا۔ وہ تیزی سے باہر کی جانب بھاگا۔ وہ لڑکی پیچھے سے آواز ہی دیتی رہ گئی۔

اب وہ باہر آکر گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ ممکن نہیں ہے "اس نے خد کلامی کی۔ "

اللہ یہ کیا ہو رہا ہے "اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔ "

تبھی اس کا فون بجا۔ ولی کال کر رہا تھا۔

اسے اندر جانا تھا۔

مجھے فوکس کرنا ہے "اس نے تحیہ کیا۔ "

وہ تینوں ان کا انتظار کر رہے تھے۔ ولی مراد کو لینے گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ ہے کیپٹن مراد ابرہیم "ولی نے آکر تعارف کروایا۔ "

تم "حیا نے کہا۔ "

جیسے ہی مراد کی اس پر نظر پڑی اسے شدید حیرانی ہوئی۔

آف "اس نے دل میں کہا۔"

تم اسے جانتی ہو "زارا نے پوچھا۔ "

نہیں ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ مجھے ملا تھا۔پہلے مجھے بلایا اور پھر بھاگ گیا جیسے بھوت دیکھ لیا ہو" "

حیا نے بتایا۔

وہ مجھے ضروری کام یاد آگیا تھا "مراد نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ "

www.novelsclubb.com

خیر تم بیٹھو "زارا نے اسے بیٹھنے کی پیشکش کی۔ "

مراد یہ حیا ہے زارا کی کزن اور یہ عمر ہے میرا بھائی "ولی نے ان کی طرف اشارہ کرکے بتایا۔ "

مراد نے سر ہلادیا۔

خیر کیا اپڈیٹ ہے "ولی نے پوچھا۔ "

ہم نے گاڑی کی ساری انکوائری کروائیں ہے۔گاڑی سے کچھ خاص تو نہیں مگر دو چیزیں ملی ہیں۔ایک گن ہے اور دوسری ڈرائیورنگ لائسنس۔اس لائسنس کو ٹریس کرنے پر پتہ چلا ہے کہ وہ جس کی گاڑی تھی اس شخص سے ایک مہینا پہلے گاڑی آدھی رات کو ڈاکا مار کر چھینی گئ تھی۔وہ لائسنس بھی اسکا تھا۔اس شخص نے ڈاکوؤں کی شکل نہی دیکھی تھی اور بد قسمتی سے اس دن اس روڈ کا سی سی ٹی وی کیمرہ بھی کھڑاب تھا" اس نے سنجیدگی سے تفصیلات سے آگاہ کیا۔

اور وہ گن۔اس کا کچھ پتہ چلا" زارا نے پوچھا۔"

نہیں لیکن اس پر اس انسان کے فنگر پرنٹس موجود ہیں۔یعنی اگر ہم اس شخص تک پہنچ گئے تو پھر اس کے ذریعے تم لوگوں کے دشمن تک بھی پہنچ جائے گے" اس نے بتایا۔"

ہمیں کرنا کیا ہے۔ہم کیسے اسے ڈھونڈے گے" عمر نے پوچھا۔"

یہ دیکھوں" مراد نے اپنے فون سے انہیں کچھ تصویریں دیکھائی۔"

یہ کل کے حادثے کی سی سی ٹی وی فوٹیج ہے۔اس تصویر میں وہ دونوں شخص بھاگتے ہوئے دیکھائی دے رہے ہیں" مراد نے کہا۔"

ان کی شکلیں تو نظر ہی نہیں آرہی۔کیا فائدہ" حیا نے مایوس ہو کر کہا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپ وہ دیکھ رہی ہیں جو وہ دیکھانا چاہتے ہیں" مراد نے مسکرا کر کہا۔ "

مطلب" حیا نے ناسمجھی سے پوچھا۔ "

وہ جانتے تھے کہ اس روڈ کا سی سی ٹی وی کیمرہ وہ بند نہیں کر سکتے تھے اس لیے انہوں نے " ہمیں اپنی بیک دیکھائی۔ لیکن دشمن کتنا بھی سمجھ دار کیونا ہو وہ غلطی ضرور کرتا ہے" مراد نے کہ کر اپنے فون سے ایک تصویر انکے سامنے کی۔

یہ انہیں زوم کیا گیا ہے جس میں اس شخص کا ہاتھ دکھ رہا ہے جو جلا ہوا ہے اور اسکی چھے " انگلیاں ہیں" مراد نے کہ کر فون بند کیا۔

واؤ تم تو بہت سمجھدار ہو" حیا نے ایمپریس ہو کر کہا۔ "

وہ تو مجھے پتہ ہے" مراد نے مسکرا کر فخر سے کہا۔ "

اب یہ بتاؤں ہمیں کرنا کیا ہے" ولی نے پوچھا۔ "

ہم اس شخص کو ڈھونڈنے گے" مراد نے کہا۔ "

وہ کیسے" زارا نے کہا۔ "

یہ تو مجھے بھی نہیں پتہ" مراد آرام سے کہا۔ "

www.novelsclubb.com

تمہیں نہیں پتہ تو کسے پتہ ہے "عمر نے حیرانی سے پوچھا۔ "

بھائی میرے پاس جتنا دماغ تھا میں نے لگا دیا "مراد نے سکون سے کہہ کر چائے کا کپ پکڑا۔ "

مسٹر مراد ابراہیم ہم نے تمہیں پیسے مسلہ سولو کرنے کے دیے ہیں "زارا نے اسے یاد کروایا۔ "

مراد نے آرام سے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھا۔

ریلیکس ایسے کام جلد بازی سے نہیں ہوتے۔ ابھی ہم ویٹ کریں گے کہ ہمارا دشمن کچھ اور کرے۔ تب تک میں تم لوگوں کے ارد گرد نظر رکھوں گا۔ کیونکہ یہ تو تے ہے دشمن تمہارے قریب ہے "اس سمجھایا۔

اور وہ جو بھی کریں گا ہم اسے کیا کرے گے "ولی نے پوچھا۔ "

ہم سراخ ڈھونڈے گے۔ اور ہاں تم لوگ کسی کو نہیں بتاؤں گے کہ میں کون ہوں اور کیا کرنے آیا ہوں "اس نے کہا۔

تو ہم سب سے کیا کہے گے کہ تم کون ہو "حیا نے پوچھا۔ "

ہم کہہ دے گے کہ یہ ہمارا دوست ہے اور امریکہ سے آیا ہے ہالیڈیز پر "عمر نے مشورہ دیا۔ "

ہاں یہ سہی ہے "ولی نے اس کا مشورہ قبول کر لیا۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب مجھے کچھ کھلاؤں بھی"مراد نے کہا۔ "

تم کھاؤں میری بریک ختم میں جارہی ہوں"زارا کہہ کر اٹھ گئ۔ "

ہم سب کی بریک ختم تم کھاؤں اور ہاسپٹل گھوموں"عمر نے کہا۔ "

وہ چاروں اسے خدا حافظ کہہ کر وہاں سے غائب ہوگئے۔مراد ان کی شکل دیکھتا رہ گیا۔

انہیں کیا لگتا ہے میں بھی سب کچھ ادھار پر کھاؤں گا"مراد نے فیصلہ کیا۔ "

یہ ایک مڈل کلاس علاقہ تھا۔جہاں ہر گلی میں دو منزلہ گھر موجود تھے۔ان میں سے نکڑ والے گھر کو دیکھا جائے تو اس پر لوہے کا مہرون گیٹ لگا تھا۔ساتھ ہی ایک تختی دیوار پر لگی تھی جس کی ایک جانب کیل لگا تھا جس کے سہارے وہ لٹکی تھی اور دوسری طرف سے جھول رہی تھی۔ اس پر کافی مٹی لگی تھی جس پر دھندلا سا عبدل خان ہاؤس لکھا نظر آرہا تھا۔گیٹ کے اندرونی جانب چپس کے فرش والا صحن موجود تھا جس کے ارد گرد گملے موجود تھے۔

گھر کے اندر تین کمرے موجود تھے۔جس میں سے ایک کمرے میں وہ موجود تھی۔یہ اس کا کمرہ تھا اور وہ اس وقت لکڑی کے سٹڈی ٹیبل پر موجود اپنی ڈائری لکھنے میں مصروف تھی۔کمرہ چھوٹا

www.novelsclubb.com

تھا پر اسے سادگی سے رکھا گیا تھا جسے وہ پر سکون لگتا تھا۔ کمرے میں ایک کھڑکی موجود تھی جو صحن کی طرف کھلتی تھی اس کے آگے اس کا سٹڈی ٹیبل موجود تھا۔

وہ اپنے کام میں مصروف تھی جب اسے آواز آئی۔

" عمل یہاں آؤں میری مدد کرو "

آئی امی" وہ کہہ کر فوراً باہر چلی گئی۔ "

پنکھے کی ہوا سے اس کی ڈائری کے صفحے پلٹنے لگے۔ اور اس کا پہلا صفحہ کھل گیا۔ جس پر لکھا نظر آرہا تھا کہ

میں عمل خان ہوں۔ ہم تین بہن بھائی ہیں۔ میں اور میرا بھائی ٹونس ہیں۔ میری بڑی بہن " جس کی شادی ہو چکی ہے اور میرا بھائی جسے گھر میں ہر طرح کا پروٹوکول ملتا ہے۔ مجھے اپنے بہن بھائیوں سے پیار ہے اور شاید انہیں بھی۔ لیکن میں ان کے لیے اتنی خاص نہیں ہوں کہ وہ مجھے وقت دے یہ میرے بارے میں کچھ سوچے۔ میرے امی بابا مجھ سے پیار کرتے ہیں لیکن مجھے سمجھتے نہیں۔ بلکہ مجھے کوئی بھی نہیں سمجھتا۔ شائد میں اس دنیا میں کسی کے لیے بھی خاص نہیں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوں۔ کبھی میں اس بات سے روتی ہوں تو کبھی اسے اکسیپٹ کرکے مسکرادیتی ہوں۔اور شاید اسی کا نام ہے زندگی۔۔۔۔

اور پھر ہوا سے ڈائری بند ہو گئ۔

ماہ نور اس وقت ایک ریسٹورنٹ میں موجود تھی۔اس کے سامنے والے شخص نے منہ جو کر کے چہرے والا فیس ماسک پہنا تھا۔

کام ہو گیا" ماہ نور نے پوچھا۔ "

سامنے والے شخص نے سر ہلا دیا۔

Mystery box گڈ۔وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ اس کے پیچھے میں ہوں کیوں کہ وہ " مجھے بھی ملا تھا" کہ کر وہ خد ہی ہنسنے لگی۔

اب تمہیں پتہ ہے نہ کے ہمیں نیکسٹ کیا کرنا ہے" اس نے پوچھا۔ "

جب اس جو کر نے سر ہلا یا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ولی اور مسز احمد اس وقت گارڈن میں موجود تھے۔وہ دونوں چائے پی رہے تھے۔

میں کل گئی تھی بھائی صاحب سے ملنے وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں" انہوں نے افسوس سے بتایا "

۔

آج زارا بھی بتارہی تھی کہ انکل کی رات سے طبیعت خراب ہے" ولی نے بتایا۔ "

ولی بھائی صاحب کی سرجری کامیاب ہو جائیں گی نہ" انہوں نے آس سے پوچھا۔ "

ان شاءاللہ ممی۔میں کیا کہہ سکتا ہوں۔میں نے اپنے دو سال کے اکسپیرینس میں معجزے بھی "
ہوتے دیکھے ہیں اور بغیر کسی وجہ کے اموات بھی دیکھی ہیں" ولی نے کہا۔

ان شاءاللہ ضرور اللہ بہتر کرے گا۔اللہ بھائی صاحب کو صحت دے" انہوں نے دعا دی۔ "

آمین" ولی نے کہا۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کافی گہری ہو چکی تھی۔ عمر اس وقت اپنے روم میں موجود تھا۔ وہ الٹا ہو کر لیٹا تھا ایسے کہ اس کے پاؤں بیڈ کراؤن کے ساتھ لگی تھی اور اس کا منہ دوسری طرف تھا۔ وہ فون پر بات کر رہا تھا۔

اچھا تم مجھے اب بتاؤں نہ میں ممی کو کب لے کر آؤں تمہارے گھر "اس نے پوچھا۔ "

دوسری طرف حیا تھی۔ وہ بھی اس وقت اپنے بیڈ پر بیٹھی تھی۔ عمر کی بات پر مسکرائی۔

ابھی کچھ ٹائم رک جائے پہلے یہ پرابلم سولو ہو جائے "اس نے کہا۔ "

یار پرابلمس تو زندگی کا حصہ ہوتی ہیں ان کے لیے زندگی کے اہم کام تو نہیں روک سکتے "اس نے سکون سے کہا۔

آپ تو بڑے فلاسفر بن گئے ہیں "حیا نے داد دی۔ "

جی اور پھر یہ نہ ہو بعد میں آپ کو پچھتاوا ہو "اس نے آرام سے کہا۔ "

جب کہ حیا فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی۔

اللہ کرے مجھے پچھتانا پڑے "اس نے ڈر کے کہا۔ "

اس لیے تو کہہ رہا ہو لیٹ نہ کرو "اس نے کہا۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب ولی دروازہ کھول کر اندر آیا اور عمر کے پاؤں پیچھے کر کے وہاں ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

اچھا بس کرے مجھے ڈرائے نہ۔ کرتے ہیں کچھ "حیا نے کہا۔ "

اچھا صبح ملتے بعد میں بات ہوتی ہے "عمر نے کہ کر فون بند کر دیا۔ "

ہو گی لیلا مجنوں کی باتیں "ولی نے کہا۔ "

جی ہو گی آپ بتائیں "عمر نے سیدھے ہو کر لیٹتے ہوئے کہا۔ "

کچھ نہیں نیند نہیں آ تہی تھی تو یہاں آ گیا "ولی نے کہا۔ "

تو زارا کو فون کر لیتے "عمر نے مشورہ دیا۔ "

وہ اس ٹائم سو چکی ہوتی ہے "اس نے جواب دیا اور آنکھیں موندے لی۔ "

www.novelsclubb.com

اوہو بڑا پتہ ہے۔ بیوی کب سوتی ہے کب جاگتی ہے "عمر نے چھیڑا۔ "

شٹ اپ "ولی نے بند آنکھوں سے کہا۔ "

ولی تمہیں زارا سے محبت ہو گئی ہے نہ "عمر کی اس بات پر ولی نے فوراً آنکھیں کھولیں۔ "

تم سے کس نے کہا "اس نے پوچھا۔ "

کسی نے نہیں تمہاری کی آنکھیں ہی بتانے کے لیے کافی ہے" عمر نے یقین سے کہا۔ "

ایسا کچھ نہیں ہے" ولی نے کہ کر پھر آنکھیں بند کر لی۔ "

ارے کب تک بھاگو گے اپنی فیلنگس سے۔ ویسے بھی اپنی بیوی سے محبت کرنا تو ثواب ہے" "

عمر نے کہا۔

میں نہیں بھاگ رہا" ولی نے بند آنکھوں سے کہا۔ "

اچھا پھر قبول کیوں نہیں کرتے کہ تم زارا سے محبت کرتے ہو۔ میں جانتا ہوں تمہیں لگتا ہے "

کہ تم ایسے کرو گے تو تم زارا خان سے بے وفائی کرو گے۔ لیکن اب وہ اس دنیا میں نہیں ہے" عمر

نے سمجھایا۔

تمہیں کیو لگتا ہے کہ میں ایسے سوچتا ہوں" ولی سیدھا ہو کر بیٹھا اور چیلنج کے انداز میں اسے "

پوچھا۔

اس کے انداز پر عمر بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔

مطلب" عمر نے پوچھا۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں زارا خان کو پسند کرتا تھا اور میں زارا آفندی سے عشق کرتا ہوں" اس نے بڑے آرام "
سے کہا۔

کیا واقعی" عمر کے منہ سے چیخ نکلی۔ "

کب سے" عمر نے پوچھا۔ "

اس رات سے جب وہ میرے گلے لگی تھی۔ جب اس کی بھوری بادامی آنکھیں رونے سے "
سرخ ہو گی تھی۔ اسی لمحے مجھے اس سے عشق ہو گیا تھا۔ مجھے مرض عشق لاحق ہے" ولی نے
محبت سے کہا۔

جس پر عمر نے تکیہ اٹھا کر اسے مارا۔

میسنے تو کب سے اس سے محبت کرتا تھا اور رونے فضول میں ہم سب کو پاگل بنایا ہوا تھا" عمر "
نے غصہ سے کہا۔

بھائ محبت ہونے میں اور اسے قبول کرنے میں فرق ہوتا ہے" ولی نے مسکرا کر کہا۔ "

تم نے کب قبول کیا" عمر نے تجسّس سے پوچھا۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں بہت وقت اپنے احساسات سے بھاگتا رہا۔پھر ایک دن زارا کی ایک بات نے مجھے احساس "
دلایا۔اس نے کہا کہ مجھے لگتا تھا تم اس نکاح سے خوش نہیں ہو لیکن یہاں تو کچھ اور لگ رہا ہے۔
میں پوری رات سوچتا رہا اور پھر مجھے احساس ہوا کہ مجھے زارا آفندی سے عشق ہو گیا ہے"ولی نے
مسکرا کر کہا۔اسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ اس وقت بھی اسے ہی امیجن کر رہا تھا۔

واہ یعنی کہ ولی احمد کو زارا آفندی سے عشق ہو گیا ہے"عمر نے پاس پڑی بوتل کو مائیک کی "
طرح پکڑ کر علان کیا۔

جس پر ولی ہنسنے لگ گیا۔

پتہ ہے عمر مجھے اب احساس ہوا ہے کہ زارا میری زندگی بن گئ ہے۔جب تک وہ میری زندگی "
میں آئ نہیں تھی تب تک میں سوچتا تھا کہ آج زندگی ہے اور کل نہیں۔میں کبھی مستقبل کا
نہیں سوچتا تھا "

ولی نے گہرا سانس لیا۔

لیکن جب سے زارا میری زندگی میں شامل ہوئ ہے تب سے میں مستقبل کا سوچتا ہوں۔اب "
میں جینا چاہتا ہوں زارا کے ساتھ۔زارا نے مجھے زندگی دی ہے"ولی نے خوشی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب تم زارا کو اپنی فیلنگس کب بتاؤں گے "عمر نے پوچھا۔ "

ابھی انکل کی سرجری ہے اور یہ مسئلہ بھی چل رہا ہے۔اس سب کے بعد بتاؤں گا "ولی نے کہا "

۔

یار تم لیٹ مت کرنا "عمر نے کہا۔ "

باہر رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔

Novel: Zindagi

Writer: Fatima Sial

Episode: 12

www.novelsclubb.com

دن گزرتے گئے۔وہ پانچوں اس کیس کو حل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ان دنوں کے دوران انہیں دو دفعہ تھریٹس ملی۔مراد اب روز ہاسپٹل آتا تھا۔ہاسپٹل کا آدھا سٹاف اسے جان گیا تھا کہ وہ ولی کا دوست ہے۔مراد کی ان سے کافی دوستی ہو گئی تھی۔اب وہ ان سے کافی فرینک ہو گیا تھا۔

اور پھر 5 مارچ آگئی۔ علی آفندی کی سرجری کا دن۔ انہیں نہیں پتہ تھا کہ یہ دن بہت مشکل دن بننے والا ہے۔

5 مارچ:

علی آفندی کل رات سے ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھے۔اس دورانیے میں ان کی مراد سے بہت دوستی ہو گئی تھی۔ کیونکہ زارا اور ولی کے ساتھ مراد بھی کل رات سے ہاسپٹل میں رکا تھا۔

اس وقت وہ سب ان کے روم میں موجود تھے۔وہ ہنسی مذاق کر کے انہیں نارمل رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ MRI ہو چکا تھا اور ایک گھنٹہ بعد سرجری تھی۔

"علی صاحب آپ تو بہت ڈیشنگ لگ رہے ہیں ہاسپٹل کے بیڈ پر" مراد جوان کے پیروں والی سائیڈ بیٹھا تھا اس نے تعریف کی۔

ایسی کئی تعریفیں وہ رات سے کر چکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یار تم میرا دل رکھنے کے لیے کہہ رہے ہونا" علی آفندی نے پوچھا۔ "

جب کہ مراد کی بات پر باقی سب ہنس رہے تھے۔

روم میں ایک تھری سیٹر صوفہ تھا جس پر حیا اور حمید آفندی اور لائبہ آفندی بیٹھے تھے۔ جبکہ زارا اور عمر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے تھے۔ اور ولی اس وقت روم میں نہی تھا وہ سرجری کی تیاری کر رہا تھا۔

انکل مراد ٹھیک کہہ رہا۔ اب اگر یہی کپڑے مراد کر لو پہنا کر بیڈ پر بیٹھا دو تو یہ یرکان کے " مریض سے کم نہ لگے" عمر کی اس بات پر سب کی ہنسی نکلی۔

جی جی اور اگر عمر کو بیٹھا دیں تو اسے دیکھ کر ڈاکٹروں نے کہہ دینا ہے کہ یہ غلط جگہ ہے۔ " جانوروں کا ہاسپٹل دو گلیاں آگے ہے" مراد کی اس بات پر علی آفندی کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا۔

اس سارے دورانیے میں زارا بلکل خاموش کھڑی تھی۔ اس خاموشی میں اس کے اندر کیا کچھ ٹوٹ رہا تھا یہ وہی جانتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب وہ یہاں اور نہیں رک سکتی تھی۔اس کے آنسوں اور نہیں رک سکتے تھے۔وہ کمرے سے جانے لگی تو عمر نے پوچھا۔

" کہاجارہی ہو "

کچھ کام ہے ابھی آتی ہوں"کہ کر وہاں سے باہر آگئ۔ابھی بھی اندر سے ہنسنے کی آوازیں آرہی تھی۔

وہ بس خاموشی سے چلی جارہی تھی۔جب وہ کافی دور آگئ۔یہ ہاسپٹل کا وہ حصہ تھاجہاں سب بہت کم آتے تھے۔

وہ خاموشی سے بینچ پر بیٹھ گئ۔اس نے ابھی تک اپنے آنسوں کو نکلنے کی اجازت نہیں دی تھی۔

اس دماغ میں بہت سے منظر گھوم رہے تھے۔اپنی ماں کی آخری جھلک۔اپنی محرومیاں اور اندھیرے۔

کوئی خاموشی سے اس کے قریب آبیٹھا۔اس نے مڑ کر نہیں دیکھا جانتی تھی کون ہے۔

تم یہاں اکیلی کیو بیٹھی ہو"خاموشی میں خلل ولی کی آواز نے ڈالا۔ "

ویسے ہی وہاں دل گھبرا رہا تھا"زارا نے جواب دیا۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ادھر دیکھو میری طرف "ولی کے کہنے پر اس نے اس کی طرف چہرہ کیا۔ "

بھوری بادامی آنکھیں اس وقت بہت تکلیف میں تھی۔آنسوں روکنے کا ضبط ٹوٹنے والا تھا۔اس کی آنکھوں کی تکلیف دیکھ کر ولی احمد کو اپنے دل میں درد ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

ولی نے نرمی سے زارا کا سر اپنے سینے پر رکھ لیا۔

زارا نے احتجاج نہیں کی۔وہ اس حالت میں نہیں تھی۔ "

رولو میں ہوں تمہارے ساتھ۔ایک ایک آنسوں صاف کروں گا"اس نے کہتے ہوئے اس کا " ہاتھ پکڑا۔

جب آہستہ آہستہ اس کی ہچکیاں بلند ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

اس نے ولی کے ہاتھ پر گرفت تیز کر لی تھی۔اور پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع کر دیا۔

ولی خاموشی سے اسے تھپک رہا تھا۔

کافی دیر ایسے ہی گزر گئی۔اب اس کے رونے آوازیں بند ہو گئی تھی۔وہ نڈھالی سے اس سے لپک کر بیٹھی تھی۔

زارا اب کیسا فیل کر رہی ہو"جب ولی نے پیار سے پوچھا۔ "

بہتر "اس نے زکام زدہ آواز میں جواب دیا۔ "

اب وہ اس سے الگ ہو کر بیٹھ گئی تھی۔

تھینک یو ولی "اس نے تشکر سے کہا۔ "

تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ میرا شکریہ نہ ادا کیا کرو "ولی نے پیار سے کہتے ہوئے اپنی جیب سے "
رومال نکالا اور نرمی سے اس کے آنسوں صاف کرنے لگا۔

وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح اس کی شکل دیکھ رہی تھی۔

تم میری زارا ہو اور تم صرف لڑتے ہوئے اچھی لگتی ہو اوکے "اس کے پیر سے کہنے پر زارا "
نے سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

ولی نے اس کا حجاب ٹھیک کیا۔

ولی نے کہا۔ "You are my brave girl"

اور بینچ سے اٹھ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

چلے مسز ولی احمد "اس کے اس نام سے پکارنے پر زارا نے مسکرا کر اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ "
دے دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب وہ دونوں روم کی طرف جا رہے تھے۔ ہاسپٹل کے اس خالی بینچ پر ایک اور یاد بن گئی تھی۔

سرجری شروع ہو چکی تھی۔ وہ سب آپریشن تھریٹر کے باہر انتظار کر رہے تھے۔ حمید آفندی اور لائبہ آفندی بینچ پر بیٹھے تھے جبکہ حیا اور عمر دوسری جانب موجود بینچ پر بیٹھے تھے۔ مسز احمد بھی آ گئی تھی۔ وہ بھی وہی بیٹھی تھی۔ زارا خاموشی سے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔ مراد دوسری طرف کھڑا تھا۔

اس کے دل میں یقین بھی تھا اور وسوسے بھی۔ لیکن اسے حوصلہ تھا۔ یہ حوصلہ اسے اس شخص نے دیا تھا جس نے ہمیشہ اس کی حفاظت کی۔

زارا کو بہت دفع سب نے کہا کہ بیٹھ جاؤں لیکن وہ اس سٹیٹ میں نہیں تھی۔ وہ ابھی بھی وہی تھی جب تھوڑی دیر پہلے نرس نے اس سے Informed consent پر سائن کروائے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ وہ ڈاکیومنٹ ہوتا ہے جس کی بنا پر اگر مریض سرجری کے دوران مر جائے تو اس کی زمہ (داری ڈاکٹر اور ہاسپٹل کی نہیں ہو گی)

اس وقت سائن کرتے وقت اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ وہ ابھی بھی اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ محسوس کر سکتی تھی۔ اس نے ایک گہرا سانس لے کر خد کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔

انتظار لمبا ہوتا جا رہا تھا۔ سیکنڈ منٹوں میں اور منٹس گھنٹوں میں بدل گ ئے تھے۔

زارا نے اب بے چینی سے ٹہلنا شروع کر دیا تھا۔ مراد بار بار کہی جاتا اور پھر واپس آ جاتا۔

عمر نے زارا کو پانی کی بوتل دی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ جیسے انتظار طویل ہو رہا تھا ویسے ویسے زارا کو اپنی دھڑکنیں مدھم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

خاموشی طویل خاموشی تھی ہاسپٹل کے اس ویٹنگ ایریا میں۔

تین گھنٹے ہو چکے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کا دروازہ کھلا۔سب کی نظریں OPT زارا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے والا تھا۔جب دروازے پر پڑی۔سب اپنی جگہ سے اٹھ گئے۔اندر سے ڈاکٹر ولی احمد باہر آئے۔سرجن کے ڈریس میں۔اس نے اپنے چہرے سے ماسک اتارہ۔

سرجری کامیاب ہو گئی ہے" ولی احمد کے الفاظ نے جیسے اس ویران کاریڈار میں جان بھردی۔ "

شکر ہے میرے مالک کا شکر ہے" زارا کی آنکھوں سے آنسوں نکلے جارہے تھے اور زبان پر " شکر کا کلمہ تھا۔

حیا نے روتے ہوئے زارا کو گلے لگایا۔حمید آفندی کی آنکھیں بھی آنسوں سے نم ہو گئی تھی۔

سب ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔

لیکن" ولی کے اس لفظ نے گہرا سکوت قائم کردیا۔ "

سب اپنی جگہ تھم گئے۔

لیکن کیا ولی" زارا نے پوچھا۔ "

انکل کو ابھی ہوش نہیں آرہا۔اگر انہیں اگلے 24 گھنٹوں میں ہوش نہ آیا تو وہ قومہ میں جا " سکتے ہیں۔اور قومہ سے واپس بہت کم لوگ ہی آتے ہیں" ولی نے تفصیل سے بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انشاءاللہ بھائی صاحب کو ہوش آجائے گا" مسز احمد نے دعا کی۔ "

زارا خاموشی سے بینچ پر بیٹھ گئی۔

ہم تایا ابو سے مل سکتے ہیں" روتی ہوئی حیا نے پوچھا۔ "

ابھی اجازت نہیں ہے۔اور آپ سب گھر چلے جائے یہاں صرف دو لوگوں کا رکنا لاؤں ہے "

"ولی نے کہا۔

مما بابا اور آنٹی آپ عمر اور مراد کے ساتھ گھر چلے جائے میں زارا آپی کے پاس رکوں گی" حیا "

نے کہا۔

نہیں تم بھی جاؤں میں رکوں گا" علی نے کہا۔ "

یار تم سب لوگ جاؤں میں رک جاؤں گا" مراد نے کہا۔"

تم لوگ لڑوں نا۔ مراد تم کل رات سے یہاں ہو تم گھر جاؤں ریسٹ کر لوں۔ حیا تم بھی گھر "

جاؤں۔ عمر رک جائے گا یہاں" ولی نے مسئلہ حل کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کافی گہری ہو چکی تھی۔ باہر بارش شروع ہو گئی تھی۔

ہاسپٹل کے اس کاریڈار میں نیم اندھیرا تھا۔ وہاں صرف زارا اور عمر موجود تھے۔ سب لوگ جا چکے تھے۔ مکمل خاموشی میں صرف بارش کی آواز آرہی تھی۔

جب قدموں کی آواز ان کی سمت آنے لگی۔ اب قدموں کی آوازیں رک گئ تھی۔

"تم دونوں نے کچھ کھایا ہے" ولی نے پوچھا۔

عمر نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں نے بھی نہیں کھایا۔ چلوں کینٹین چلتے ہیں" اس نے کہا اور زارا کی طرف دیکھا۔ جو ایسے بیٹھی تھی جیسے وہاں موجود ہی نہ ہو۔

"زارا چلیں" عمر نے پوچھا۔

کوئ جواب نہیں آیا۔

ولی نے آگے بھر کر اس کا ہاتھ پکڑا اور کہا" چلیں مسز

"کہا" سوال آیا

"ڈنر پر" جواب دیا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

" مجھے بھوک نہیں ہے "

پر مجھے تو لگی ہے چلو شاباش "ولی شاعر دیا۔ "

لیکن "زارا نے کہنا چاہا۔ "

لیکن ولی نے اسے کھینچ کر اٹھالیا۔

چلو "ولی نے کہا۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے لے جا رہا تھا۔ "

عمر بھی مسکرا کر انکے پیچھے آ رہا تھا۔

Novel: Zindagi

Writer: Fatima Sial

Episode: 13

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ کا منظر تھا۔وہ دو دن بعد گھر آیا تھا۔اپنی عادت سے مجبور صفائی کر رہا تھا۔اس اپارٹمنٹ میں دو کمرے تھے۔ایک اس کا بیڈروم اور دوسرے میں وہ کام کرتا تھا۔ اس میں پوری دیوار پر کمپیوٹر سسٹم لگا تا۔وہ دیکھنے سے کسی سوفٹویئر انجینئر کے کام کی جگہ لگتی تھی

۔

کمروں کے باہر ایک چھوٹا سا لاؤنج تھا اور سامنے اوپن کچن۔جہاں اس وقت وہ برتن دھو رہا تھا۔

مراد نے آخری پلیٹ دھو کر اسے سٹینڈ میں لگایا اور پھر کپڑے سے سلیپ صاف کرنے لگا۔

اب وہ تھک کر باہر آکر گرنے کے انداز میں صوفے پر بیٹھا۔

فائنلی سب صاف ہو گیا"اس نے ایک نظر پورے اپارٹمنٹ میں دیکھ کر سکون کی سانس لی۔ "

کیپٹن مراد ابرہیم کی یہ بات مشہور تھیں کہ وہ ایک صفائی پسند انسان ہے۔وہ اسی صفائی سے لوگوں کا کام بھی تمام کر دیتا ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا۔

شکر ہے تم صاف ہوئے میرے سویٹ ہوم"اس نے اپنے گھر کو مخاطب کر کے کہا اور " آنکھیں بند کر لیں۔

تو آنکھوں کے سامنے ایک منظر لہرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وائٹ کوٹ پہنے لڑکی نے مڑ کر اسے دیکھا۔اس کے بھورے بال۔چہرے کی معصومیت۔لہجے کا بھولا پن۔

جسے سوچ کر کیپٹن مراد ابراہیم کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

"حیا آپ نے تو مجھ جیسے انسان کے اندر محبت کا جذبہ پیدا کر دیا" اس نے اسے مخاطب کیا۔اور پھر اپنا والٹ نکال کر دیکھا جس میں دو تصویریں لگی تھی۔وہ دونوں ہی ایک انسان کی لگتی تھی لیکن دو الگ زمانوں کی۔ایک اس کی ماں اور دوسری اس کی محبت۔

"ماں دیکھو نہ یہ بلکل تمہارے جیسی ہے۔دیکھنے میں ہی نہیں عادتوں میں بھی اور باتوں میں بھی" اس نے مسکرا کر اپنی ماں کی تصویر سے کہا۔

"ماں تم تو مجھے چھوڑ کے چلی گئی لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ مجھے کبھی چھوڑ کے نہیں جائے گی"

"حیا میں ٹھیک کہ رہا ہوں نہ" اس نے حیا کی مسکراتی تصویر سے پوچھا۔

باہر رات ایسے ہی قطرہ قطرہ گزر رہی تھی اور ایک محبت میں دیوانہ انسان ایسے ہی تصویروں سے باتیں کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ لو پانی پی لو" ولی نے پانی بوتل زارا کی طرف برہاتے ہوئے کہا۔ "

وہ دونوں اس وقت ہاسپٹل کے بیرونی حصہ پر موجود بینچ پر بیٹھے تھے۔رات کے تین بج گئے تھے۔عمر اندر سو چکا تھا۔

اور وہ لوگ باہر تھے۔بارش کے بعد موسم کافی خوشگوار ہو گیا تھا۔گیلی گھاس اور ٹھنڈی نم ہوائیں ماحول کو سحر انگیز بنا رہی تھی۔اور پھر ان پر پرتی چاند کی روشنی۔

کیا سوچ رہی ہو" ولی نے اس سے پوچھا۔ "

تمہیں پتہ ہے میں بچپن سے اکیلی ہوں۔مجھے تو ماں باپ کا پیار بھی نہیں ملا۔میں نے جب " ہوش سنبھالی تب میں نے خد کو ایک ملازمہ کی گود میں پایا۔سکینہ بی بی۔وہی ہوتی تھی میرے ساتھ۔مما بابا رات کو آفس سے لیٹ آتے تھے اور روز رات کو لڑتے تھے۔میں ڈرتے ہوئے دروازے کے باہر سے ان کو لڑتے دیکھتی تھی۔اور پھر" وہ دور خلا میں دیکھتے ہوئے کہ رہی تھی

۔اور ولی اسے سن رہا تھا۔کیونکہ وہ وہاں سننے کے لیے ہی تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور پھر جب میں دس سال کی تھی تو ایک دن میں سکول سے آئی اور مما اپنا سامان باندھ رہی تھی۔ ملازمہ میرا سامان باندھ رہی تھی۔ اور بابا غصے سے سٹڈی روم میں بند تھے۔ مما مجھے ساتھ لے کر جا رہی تھی اور مجھے ان کے ساتھ نہیں جانا تھا۔ مجھے بابا کے ساتھ رہنا تھا۔ وہی تو مجھے کبھی کبھی پیار کرتے تھے۔ میں نے بابا کی سٹڈی روم کے دروازے کو بہت بجایا ان کی منتیں کی مجھے روک لے۔ انہوں نے دروازہ نہیں کھولا" اس کی آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے۔

" مما نے مجھے اپنے گھر لیجا کر ایک کونے میں پھینک دیا۔ وہ لیٹ رات کو گھر آتی تھی۔ میں سارا دن گھر میں اکیلی ہوتی تھی۔ سکول میں مجھے ماہ نور اور اس کی دوستیں bully کرتی تھی۔ وہ میرا راستہ روک لیتی تھی۔ کبھی مجھے کیچڑ میں دھکا دے دیتی۔ کبھی ٹیچر سے مار پڑواتی۔ ایک دفع انہوں نے مجھے کلاس روم میں لاک کر دیا. اور پھر۔" اس نے اپنے آنسوں صاف کیے اور گہرا سانس لیا۔

اور پھر وہ اسے بتاتی گئی۔ زارا احمد نے زندگی میں پہلی بار اپنا دل ہلکا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ کہتی گئیں اور ولی احمد سنتا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زارا تم ٹھیک ہو"اس کے خاموش ہونے کے بعد ولی نے پوچھا۔ "

ہاں"کہ کر اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔"

تمہیں پتہ ہے تم بہت بہادر ہو۔میں تو حیران ہوں تم نے اتنی مشکالات کا سامنا اکیلے کیا"ولی " نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

تو زارا نے فوراً اسے دیکھا۔

بھوری آنکھیں ٹکرائی۔تو ایسے لگا جیسے چاند کی ساری روشنی ان پر پر رہی ہے۔

ولی احمد کو ان بھوری بادامی آنکھوں سے عشق ہو گیا ہے"اس نے اعتراف کر دیا۔ "

اعتراف کا لمحہ آ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

زارا آفندی کو یقین نہیں آ رہا تھا۔

کیا کہا"اس نے پوچھا۔آنکھیں کسی نے نہیں پھیریں۔جیسے یہ جنگ ہو محبت کی۔زندگی کی۔ "

تم میری زندگی ہو۔تم نے زارا آفندی مجھے زندگی دی ہے"لہجے میں صرف محبت تھی۔ "

اور پھر زارا آفندی نے یقین کر لیا۔مسکرا کر۔محبت سے۔

زارا آفندی کو بھی ولی احمد سے محبت ہو گئی ہے "اور پھر زارا نے بھی اعتراف کر لیا۔ "

اب بے یقینی کی باری ولی احمد کی تھی۔

اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما۔اس کی آنکھوں میں آنسوں آگ ئے تھے۔وہ اسے رعشق سے دیکھ رہا تھا۔عقیدت سے۔ولی احمد رو رہا تھا۔اسے زندگی نے اس کی زارا واپس کر دی تھی۔

میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہاری حفاظت کروں گا۔سب سے ماہ نور سے۔ہمارے ہر دشمن " سے "اس نے وعدہ کیا۔

زارا نے آنکھوں میں آنسوں لیے سر ہلایا۔

مجھے یقین ہے "زارا نے اپنے ہاتھ سے اسکے آنسوں صاف کیے۔ "

تو ولی نے اسے سینے سے لگا لیا۔

مجھے چھوڑ کے تو نہیں جاؤں گی "سوال کیا گیا۔ "

کبھی نہیں "جواب آیا۔ "

زارا نے سکون سے آنکھیں بند کر لی۔اس آغوش میں بہت سکون تھا۔

www.novelsclubb.com

چاند کی روشنی ابھی بھی ان پر پر رہی تھی۔ جیسے چاند ان کو دیکھ کر مسکرا رہا ہو۔ وہ چاند جو سب کی کہانیوں سے واقف ہوتا ہے۔

صبح کا سورج طلوع ہو گیا تھا۔ عبدل خان ہاؤس کے اندر جایا جائے تو وہ اس وقت نماز پڑھ چکی تھی۔ لیکن ابھی تک جائے نماز پر بیٹھی تھی۔ یہ اس کی عادت تھی گھنٹوں جائے نماز پر بیٹھ کر اللہ سے اپنی سارے دن کی باتیں کرنا۔ ابھی بھی وہ یہی کر رہی تھی۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو پتہ ہے کل میری دوست میرے حجاب کا مزاق اڑا رہی تھی۔ پھر میں نے اس کے بلنڈ گھوڑے کی پونچھ جیسے بالوں پر چوٹ کی۔ مجھے بہت مزہ آیا۔ ہاں مجھے پتہ ہے یہ اچھی بات نہیں لیکن اس نے بھی تو میرا مذاق اڑایا تھا" وہ ایسے باتیں کر رہی تھی جیسے اللہ تعالیٰ اسے جواب دے رہے ہو۔

"ارے ہاں کل زارا آپی کے بابا کی سرجری تھی۔ مجھے وہاں جانا ہے آج۔ اوکے اللہ تعالیٰ جی ظہر کی نماز کے وقت ملتے ہیں" دعا مکمل کر کے وہ اٹھ گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب وہ جاب پر جانے کی تیاری کرنے لگی تھی۔اسے ابھی ناشتہ بھی بنانا تھا۔

ہاسپٹل کا منظر اب بدل چکا تھا۔علی آفندی کو ہوش آچکا تھا۔خوشی کی لہر اس ویٹنگ ایریا میں پھیلی ہوئی تھی۔وہاں سب موجود تھے۔ابھی علی آفندی سے ملنے کی اجازت نہیں ملی تھی۔ ایک وقت میں ایک شخص ہی مل سکتا تھا۔انہیں آرام کی ضرورت تھی۔اس لیے حمید آفندی اور لائبہ آفندی اور مسز احمد ان سے مل کر جا چکے تھے۔

وہ پانچوں اس وقت کینٹین میں اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھے تھے۔

عمل ابھی ہاسپٹل آئی تھی زارا سے ملنے جب اس نے اسے دور سے کینٹین میں دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔

زارا آپی" عمل کہتے ہوئے ان کے قریب آرہی تھی۔ "

ارے عمل "زارا اسے دیکھ کر اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی۔ "

اسلام علیکم" عمل نے وہاں آکر سب کو سلام کیا۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب نے جواب دیا لیکن ایک شخص نے تو جیسے اسے سنا ہی نہ ہو۔ مراد حیا اور عمر سے باتوں میں مصروف تھا اس نے ایک نظر اٹھا کر بھی عمل کو نہیں دیکھا۔

عمل کو اس کا بے نیاز رویہ کافی عجیب لگا۔ مگر اس نے نظر انداز کیا۔

عمل یہ ولی ہے میرا شوہر "زارا گ اس کا تعارف کروایا۔ "

" کیسے ہیں آپ ولی بھائی۔ بہت مبارک ہو آپ لوگوں کو میں نکاح میں شرکت نہیں کر سکی "

میں ٹھیک ہوں۔ کوئی بات نہیں آپ شادی پر ضرور آنا۔ "ولی نے خوش اخلاقی سے جواب " دیا۔

اور حیا کا تمہیں پتہ ہے یہ عمر ہے ولی کا بھائی اور وہ مراد ہے ولی کا دوست امریکہ سے آیا ہے" " زارا نے سب کا تعارف کروایا۔

عمر نے اور حیا نے اسے مسکرا کر بات کی جبکہ اس نے ایک نظر دیکھ کر اگنور کر دیا۔

مراد ایسا ہی تھا زیادہ کسی سے فری نہیں ہوتا تھا۔ بس جنسے کام ہوتا انہیں سے بات کرتا۔

آؤں عمل ہم ساتھ والی ٹیبل پر بیٹھتے ہیں "زارا اسے ساتھ والی ٹیبل پر لے گئ۔ "

آپی اب انکل کیسے ہیں" عمل نے پوچھا۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ہے اب بہتر ہیں۔اب انشاءاللہ وہ بس ریکوری کی طرف چلے جائے۔ "

ابھی وی سو رہے ہیں۔میں تھوڑی دیر میں تمہیں ان سے ملاتی ہوں "زارا نے کہا۔

جی انشاءاللہ انکل جلد صحت یاب ہو جائے گے " عمل نے دعا دی۔ "

آمین "زارا نے کہا۔ "

کیا کہا ہے ڈاکٹر نے کب تک ہاسپٹل میں رہے گے "اس نے پوچھا۔ "

ابھی کچھ خاص نہیں۔تقریباً دو ہفتے تو رکے گے "اس نے بتایا۔ "

اللہ بہتر کرے گا"اس نے کہا۔ "

میں تمہارے لیے کچھ لے کر آتی ہوں۔کافی یا چائے "زارا نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔ "

www.novelsclubb.com

آفکورس کولڈ کافی " عمل نے مسکرا کر کہا۔ "

اوکے "زارا کہہ کر چلی گئ۔ "

عمل ساری کینٹین کا جائزہ لے رہی تھی۔جب غیر ارادہ طور پر وہ مراد کو دیکھنے لگی۔

اس کے نین نکش۔اس کے بال اس کے کپڑے۔وہ اسے دیکھ رہی تھی اور وہ اس سے بے نیاز۔

جب اچانک مرادولی کی کسی بات پر ہنسا۔تو عمل خان اس کی آنکھوں میں ہی کھو گئ۔"ہستے ہوئے اس کی آنکھیں کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں" اس نے سراہا۔

آف عمل کیا کر رہی ہے" اس نے سر جھٹک خد کو ڈپٹا۔ "

زارا قریب آرہی تھی۔

حیا ابھی ایک پیشنٹ کو ٹریٹ کر کے آئ تھی۔وہ گزر رہی تھی جب اسے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB